وبودہ لم ینقض فالمتوھم اولی اھ نقلہ ش اقول ظاہرہ یشبہ التناقض فان مفاد التعلیل عدم النقض اذلما علمنا ان النوم لاینقض بنفسہ بل لما یتوہم فیہ وھھنا محققہ لاینقض فما ظنک بالموہوم وجب الحکم بعدم النقض لکن محط نظرہ رحمہ اللہ تعالٰی استبعاد ان یصلی الرجل العشاء فی اول الوقت فینام ولایزال مستغرقا فی النوم طول اللیل الی قبیل الصباح ثم یقوم کما ھو فیجعل یصلی التہجد ولایمس ماء فاضطر الی الحکم بجعل النوم نفسہ ناقضا فی حقنا اقول کیف یعدل عن حق معول لمجرد استبعاد لاجرم ان قال الشامی بعد نقلہ فیہ نظر والاحسن ما فی فتاوی ابن الشلبی اھ اقول ولاتظن ان النوم مظنۃ الانتشار والانتشار مظنۃ خروج المذی فان المظنۃ الثانیۃ غیر مسلمۃ لعدم الغلبۃ ولذا قال فی الحلیۃ اذا لم یکن الرجل مذاء فالانتشار لایکون مظنۃ تلک البلۃ اھ ولذا صرحوا بعدم سنیۃ الاستنجاء من النوم کما فی الدر وغیرہ فالاظہر ما ذکر ابن الشلبی ولیتأمل عند الفتوی فانہ شیئ لانص فیہ عن الائمۃ واللہ المرجو لکشف کل غمۃ ولنسم ھذا التحریر نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم والحمد للہ علی ما علم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا والہ وصحبہ وسلم واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم

باب الغسل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مسئلہ مسئولہ مولوی علی احمد صاحب مصنف تہذیب الصبیان ۱۵ جمادی الاولٰی ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ فرائض غسل جنابت جو تین ہیں اونمیں مضمضہ واستنشاق واسالۃ الماء علی کل البدن سے کیا مضمضہ واستنشاق واسالۂ ماء مراد ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

مضمضہ سارے دہن کا مع اوسکے ہر گوشے پرزے کنج کے حلق کی حد تک دھلنا درمختار میں ہے فرض الغسل غسل کل فمہ ردالمحتار میں ہے عبر عن المضمضۃ بالغسل لافادۃ الاستیعاب اھ وفی افادتہ بنفس لفظ الغسل کلام قدمہ فی الوضوء والصحیح ان مفیدہ لفظ کل اقول وعلی التسلیم فلیست دلالتہ علی الاستیعاب ظاہرۃ کدلالۃ کل فلایرد ما قال ش ان علی الاول لاحاجۃ الی زیادۃ کل اوسی میں بحرالرائق سے ہے المضمضۃ اصطلاحا استیعاب الماء جمیع الفم اور ہنے دھلنا کہا دھونا نہ کہا اسلئے کہ طہارت میں کچھ اپنا فعل یا قصد شرط نہیں پانی گزرنا چاہیے جس طرح ہو اقول وبہ ظہر ان عبارۃ البحر احسن من عبارۃ الدر الا ان یجعل الغسل مبنیا للمفعول ای مغسولیۃ کل فمہ آجکل بہت بے علم اس مضمضہ کے معنی صرف کلی کے سمجھتے ہیں کچھ پانی مونہ میں لیکر اوگل دیتے ہیں کہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارہ تک نہیں پہنچتا یوں غسل نہیں اوترتا نہ اوس

تطفل علی النہر
خلاصۃ تبیان الوضوء
معروضۃ علی العلامۃ ش

RAZA ACADEMY
52, Donted Street,
Khadak, Mumbai-400 009
Tel. 66342156 Fax 66659256

غسل سے نماز ہو سکے نہ مسجد مین جانا جائز ہو بلکہ فرض ہی کہ داڑھون کے پیچھے گالون کی تہ مین دانتون کی جڑ مین دانتون کی کھڑکیون مین حلق کے کنارہ تک ہر پرت پر پانی بہے یہانتک کہ اگر کوئی سخت [ف۱] چیز کہ پانی کے بہنے کو روکیگی دانتون کی جڑ یا کھڑکیون وغیرہ مین حائل ہو تو لازم ہی کہ اوسے جدا کرکے کلی کرے ورنہ غسل نہ ہوگا ہان اگر [ف۲] اوسکے جدا کرنے مین حرج و ضرر و اذیت ہو جسطرح پانون کی کثرت سے جڑون مین چونا جم کر متحجر ہو جاتا ہی کہ جبتک زیادہ ہو کر آپہی جگہ نہ چھوڑدے چھڑانے کے قابل نہین ہوتا یا عورتون کے دانتون مین مسی کی ریخین جم جاتی ہین کہ اونکے چھیلنے مین دانتون یا مسوڑھون کی مضرت کا اندیشہ ہی تو جبتک یہ حالت رہیگی اسقدر کی معافی ہوگی فان الحرج مدفوع بالنص درمختار مین ہی لا یمنع طعام بین اسنانہ اوفی سنہ المجوف بہ یفتی وقیل ان صلبا منع وھو الاصح رد المحتار مین ہی قولہ بہ یفتی صرح بہ فی الخلاصۃ وقال لان الماء شیئ لطیف یصل تحتہ غالبا اھ ویرد علیہ ما قدمناہ انفا (ای ان مجرد الوصول غیر کاف بل الواجب الاسالۃ والتقاطر) ومفادہ (ای مفاد مافی الخلاصۃ) عدم الجواز اذا علم انہ لم یصل الماء تحتہ (ای لان غلبۃ الوقوع لا تعارض العلم بعدم الوقوع) قال فی الحلیۃ وھو اثبت قولہ وھو الاصح صرح بہ فی شرح المنیۃ وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورۃ والحرج اھ ولا یخفی ان ھذا التصحیح لا ینافی ما قبلہ اھ ملخصا مزیدا منا ما بین الاھلۃ بالجملہ غسل مین ان احتیاطون سے روزہ دار کو بھی چارہ نہین ہان غرغرہ [ف۳] اوسے نہ چاہیے کہ کہین پانی حلق سے نیچے نہ اوتر جائے غیر روزہ دار کے لیے غرغرہ سنت ہی درمختار مین ہی سنتہ المبالغۃ بالغرغرۃ لغیر الصائم لاحتمال الفساد اوسی کے بیان غسل مین ہی سننہ کسنن الوضوء سوی الترتیب الخ

استنشاق ناک کے دونون نتھنون مین جہانتک نرم جگہ ہی یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا رد المحتار مین بحر الرائق سے ہی الاستنشاق اصطلاحا ایصال الماء الی المارن ولغۃ من النشق وھو جذب الماء ونحوہ بریح الانف الی داخلہ اوسی مین قاموس سے ہی المارن مالان من الانف اور یہ یونہین ہو سکیگا کہ پانی لیکر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہانتک پہنچ جائے لوگ اس کا بالکل خیال نہین کرتے اوپر ہی اوپر پانی ڈالتے ہین کہ ناک کے سرے کو چھو کر گر جاتا ہی بانسے مین جتنی نرم جگہ ہی اوس سب کو دھوانا تو بڑی بات ہی ظاہر ہی کہ پانی کا بالطبع میل نیچے کو ہی اوپر بے چڑھائے ہرگز نہ چڑھیگا افسوس کہ عوام تو عوام بعض پڑھے لکھے بھی اس بلا مین گرفتار ہین کاش استنشاق کے لغوی ہی معنے پر نظر کرتے تو اس آفت مین نہ پڑتے استنشاق سانس کے ذریعہ سے کوئی چیز ناک کے اندر چڑھانا ہی نہ کہ ناک کے کنارہ کو چھو جانا وضو مین [ف۴] تو خیر اسکے ترک کی عادت ڈالے سے سنت چھوڑنے ہی کا گناہ ہوگا کہ مضمضہ و استنشاق بمعنی مذکور دونون وضو مین سنت مؤکدہ ہین کما فی الدر المختار اور سنت [ف۵] مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بارہا ترک سے بلاشبہہ گنہگار ہوتا ہی کما فی رد المحتار وغیرہ من الاسفار تاہم وضو ہو جاتا ہی اور غسل تو ہرگز اوترے ہی گا نہین جبتک سارا مونہہ حلق کی حد تک اور سارا نرم بانسا سخت ہڈی کے کنارہ تک پورا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

نہ دھل جائے یا آنتک کہ علما فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر کثافت جمی ہو تو لازم کہ پہلے اوسے صاف کرلے ورنہ اوسکے نیچے پانی نے عبور نہ کیا تو غسل نہ ہوگا درمختار میں ہے فرض الغسل غسل انفہ حتی ما تحت الدرن اس احتیاط سے بھی روزہ دار کو مفر نہیں ہاں اس سے اوپر تک اوسے نہ چاہیے کہ کہیں پانی دماغ کو نہ چڑھ جائے غیر روزہ دار کے لیے یہ بھی سنت ہے درمختار میں ہے سنتہ المبالغۃ بمجاوزۃ المارن لغیر الصائم **اسالۃ الماء علی ظاھر البدن** سر کے بالوں سے تلووں کے نیچے تک جسم کے ہر پرزے رونگٹے کی بیرونی سطح پر پانی کا تقاطر کے ساتھ بہ جانا سوا اوس موضع یا حالت کے جسمیں حرج ہو جسکا بیان عنقریب آتا ہے درمختار میں ہے یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج لوگ یہاں دو قسم کی بے احتیاطیاں کرتے ہیں جنسے غسل نہیں ہوتا اور نمازیں اکارت جاتی ہیں اولاً غسل بالفتح کے معنی میں نافہمی کہ بعض جگہ تیل کی طرح چپڑ لیتے ہیں یا بھیگا ہاتھ پہنچ جانے پر قناعت کرتے ہیں حالانکہ یہ مسح ہوا غسل میں تقاطر اور پانی کا بہنا ضرور ہے جبتک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزریگا غسل ہرگز نہ ہوگا درمختار میں ہے غسل ای اسالۃ الماء مع التقاطر ردالمحتار میں ہے البل بلا تقاطر مسح اوسی میں ہے لولم یسل الماء بان یستعملہ استعمال الدھن لم یجز ثانیاً پانی ایسی بے احتیاطی سے بہاتے ہیں کہ بعض مواضع بالکل خشک رہ جاتے ہیں یا اونتک کچھ اثر پہنچتا ہے تو وہی بھیگے ہاتھ کی تری اون کے خیال میں شاید پانی میں ایسی کرامت ہے کہ ہر کنج وگوشہ میں آپ دوڑ جائے کچھ احتیاط خاص کی حاجت نہیں حالانکہ جسم ظاہر میں بہت موقع ایسے ہیں کہ وہاں ایک جسم کی سطح دوسرے جسم سے چھپ گئی ہے یا پانی کی گزرگاہ سے جدا واقع ہے کہ بے لحاظ خاص پانی اوسپر بہنا ہرگز مظنون نہیں اور حکم یہ ہے کہ اگر ایک ذرہ بھر جگہ یا کسی بال کی نوک بھی پانی بہنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اقول نہ صرف غسل بلکہ وضو میں بھی ایسی ہی بے احتیاطیاں کرتے ہیں کہیں ایڑیوں پر پانی نہیں بہتا کہیں کہنیوں پر کہیں ہاتھ کے بالائی حصے پر کہیں کانوں کے پاس کنپٹیوں پر ہمنے اس بارہ میں ایک مستقل تحریر لکھی ہے اوسمیں ان تمام مواضع کی تفصیل جنکا لحاظ خیال وضو وغسل میں ضرور ہے مردوں اور عورتوں کی تفریق اور طریقہ احتیاط کی تحقیق کے ساتھ ایسی سلیس و روشن بیان سے مذکور ہے جسے بعونہ تعالیٰ ہر جاہل بچہ عورت سمجھ سکے یہاں اجمالاً اونکا شمار کیے دیتے ہیں **ضروریات وضو** مطلقاً یعنی مرد و عورت سب کے لیے (۱) پانی مانگ یعنی ماتھے کے سرے سے پڑنا بہت لوگ لپ یا چلو میں پانی لیکر ناک یا ابرو یا نصف ماتھے پر ڈالتے ہیں پانی تو بہکر نیچے آیا وہ اپنا ہاتھ چڑھاکر اوپر لیگئے اسمیں سارا ماتھا نہ دُھلا بھیگا ہاتھ پھرا اور وضو نہ ہوا (۲) پٹیاں جھکی ہوں تو اونھیں ہٹاکر پانی ڈالا کہ جو حصہ پیشانی کا اونکے نیچے ہے دُھلنے سے نہ رہ جائے (۳) بھووں کے بال چھدرے ہوں کہ نیچے کی کھال چمکتی ہو تو کھال پر پانی بہنا فرض ہے صرف بالوں پر کافی نہیں (۴) آنکھوں کے چاروں کوئے۔ آنکھیں زور سے بند نہ کرے یہاں کوئی سخت چیز جمی ہوئی ہو تو چھڑا لے (۵) پلک کا ہر بال پورا بعض وقت کیچڑ وغیرہ سخت ہوکر جم جاتا ہے کہ اوسکے نیچے پانی نہیں بہتا اوسکا چھڑانا ضرور ہے (۶) کان کے پاس تک کنپٹی ایسا نہ ہو کہ ماتھے کا پانی گال پر اوتر جائے اور یہاں صرف بھیگا ہاتھ پھرے (۷) ناک کا سوراخ اگر کوئی گہنا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

یا تنکا ہو تو اوسے پھرا پھرا کر ورنہ یونہین دھار ڈالے ہان اگر بالکل بند ہو گیا ہو تو حاجت نہین (۸) آدمی جب خاموش بیٹھے تو دونون لب ملکر کچھ حصہ چھپ جاتا کچھ ظاہر رہتا ہے یہ ظاہر رہنے والا حصہ بھی دھلنا فرض ہے اگر کلی نہ کی اور مونھ دھونے مین لب سمیٹکر زور سے بند کرلیے تو اسپر پانی نہ بہیگا (۹) ٹھوڑی کی ہڈی اوس جگہ تک جہان نیچے کے دانت جمے ہین (۱۰) ہاتھون کی آٹھون گھائیان (۱۱) انگلیون کی کروٹین کہ ملنے پر بند ہو جاتی ہین (۱۲) دسون ناخنون کے اندر جو جگہ خالی ہے ہان میل کا ڈر نہین (۱۳) ناخنون کے سرے سے کہنیون کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو۔ چلو مین پانی لیکر کلائی پر اولٹ لینا ہرگز کافی نہین (۱۴) کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک۔ ایسا نہ ہو کہ کھڑے بالون کی جڑ مین پانی گزر جائے نوکین رہ جائین (۱۵) آرسی چھلے اور کلائی کے ہر گہنے کے نیچے (۱۶) عورتون کو پھنسی چوڑیون کا شوق ہوتا ہے اونھین ہٹا ہٹا کر پانی بہائین (۱۷) چوتھائی سر کا مسح فرض ہے پورون کے سرے گزار دینا اکثر اس مقدار کو کافی نہین (۱۸) پاؤون کی آٹھون گھائیان (۱۹) یہان انگلیون کی کروٹین زیادہ قابل لحاظ ہین کہ قدرتی ملی ہوئی ہین (۲۰) ناخنون کے اندر کوئی سخت چیز نہ ہو (۲۱) پاؤن کے چھلے اور جو گہنا گٹون پر یا گٹون سے نیچے ہو اوسکے نیچے سیلان شرط ہے (۲۲) گٹے (۲۳) تلوے (۲۴) ایڑیان (۲۵) کونچین خاص بہ مردان [فا] (۲۶) مونچھین (۲۷) صحیح مذہب مین ساری داڑھی دھونا فرض ہے یعنی جتنی چہرے کی حد مین ہے نہ لٹکی ہوئی کہ ہاتھ سے گلے کی طرف کو دباؤ تو ٹھوڑی کے اوس حصے سے نکل جائے جسپر دانت جمے ہین کہ اسکا صرف مسح سنت اور دھونا مستحب ہے (۲۸ و ۲۹) داڑھی مونچھین چھدری ہون کہ نیچے کی کھال نظر آتی ہو تو کھال پر پانی بہنا (۳۰) مونچھین بڑھکر لبون کو چھپا لین تو اونھین ہٹا ہٹا کر لبون کی کھال دھونی اگرچہ مونچھین کیسی ہی گھنی ہون در مختار مین ہے ارکان الوضوء غسل الوجہ من مبدء سطح جبھتہ الی منبت اسنانہ السفلی طولا وما بین شحمتی الاذنین عرضا فیجب غسل المیاقی وما یظھر من الشفۃ عند انضمامھا الطبیعی لاعند انضمامھا بشدۃ وتکلف اھ ح وکذا لو غمض عینیہ شدیدا لا یجوز بحر) وغسل جمیع اللحیۃ فرض علی المذھب الصحیح المفتی بہ المرجوع الیہ وما عدا ھذہ الروایۃ مرجوع عنہ ثم لاخلاف ان المسترسل (وفسرہ ابن حجر فی شرح المنہاج بما لومد من جھۃ نزولہ لخرج عن دائرۃ الوجہ ثم رایت المصنف فی شرحہ علی زاد الفقیر قال وفی المجتبی قال البقالی وما نزل من شعر اللحیۃ من الذقن لیس من الوجہ عندنا خلافا للشافعی اھ) لا یجب غسلہ ولا مسحہ بل یسن (المسح) وان الخفیفۃ التی تری بشرتھا یجب غسل ما تحتھا نھر وفی البرھان یجب غسل بشرۃ لم یسترھا الشعر کحاجب وشارب وعنفقۃ فی المختار (ویستثنی منہ ما اذا کان الشارب طویلا یستر حمرۃ الشفتین لما فی السراجیۃ من ان تخلیل الشارب الساتر حمرۃ الشفتین واجب) اھ ملخصا مزیدا ما بین الاھلۃ من رد المحتار قلت [علیہ] واستحبابی غسل المسترسل نظرا الی خلاف الامام الشافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ

فائدہ: وضو مین پانچ مواضع اونمین جنکی احتیاط
خصوصیت ان تینون وضوء
خاص مردون پر لازم

https://www.facebook.com/darahlesunnat

لما نصوا علیہ من ان الخروج عن الخلاف مستحب بالاجماع مالم یرتکب مکروہ مذھبہ کما فی ردالمحتار وغیرہ اوسی مین ہے سنۃ تخلیل اصابع الیدین والرجلین وھذا بعد دخول الماء خلالھا فلو منضمۃ فرض اوسی مین ہے مستحب تحریک خاتمہ الواسع وکذا الضیق ان علم وصول الماء والا فرض اوسی مین ہے ومن الاداب تعاھد موقیہ وکعبیہ وعرقوبیہ واخمصیہ اھ قلت وھذا ان کان الماء یسیل علیھا وان لم یتعاھد والا فرض کنظائرہ الماءۃ

ضروریات غسل مطلقاً ظاہر ہے کہ وضو مین جس جس عضو کا دھونا فرض ہے غسل مین بھی فرض ہے تو یہ سب شیئیان یہان بھی معتبر اور انکے علاوہ یہ اور زائد (۳۱) سر کے بال کہ گندھے ہوئے ہون ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا (۳۲) کانون مین بالی پتے وغیرہ زیورون کے سوراخ کا غسل مین وہی حکم ہے جو ناک مین بلاق وغیرہ کے چھید کا غسل و وضو دونون مین تھا (۳۳) بھوون ......ون کے نیچے کی کھال اگرچہ بال کیسے ہی گھنے ہون (۳۴) کان کا ہر پرزہ اوسکے سوراخ کا مونھ (۳۵) کانون کے پیچھے کے بال ہٹاکر پانی بہائے (۳۶) استنشاق بعنی مذکور (۳۷) مضمضہ بطرز مسطور (۳۸) داڑھون کے پیچھے (۳۹) دانتون کی کھڑکیون مین جو سخت چیز ہو پہلے جدا کرلین (۴۰) جو تاریخین وغیرہ جو بے ایذا چھوٹ سکے چھڑانا (۴۱) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اوٹھائے نہ دھلے گا (۴۲) بغلین بے ہاتھ اوٹھائے نہ دُھلین گی (۴۳) بازو کا ہر پہلو (۴۴) پیٹھ کا ہر ذرہ (۴۵) پیٹ وغیرہ کی بلٹین اوٹھا کر دھوئین (۴۶) ناف اونگلی ڈالکر جبکہ بغیر اسکے پانی بہنے مین شک ہو (۴۷) جسم کا کوئی رونگٹا کھڑا نہ رہ جائے (۴۸) ران اور پیڑو کا جوڑ کھولکر دھوئین (۴۹) دونون سرین ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہوکر نہائین (۵۰) ران اور پنڈلی کا جوڑ جبکہ بیٹھکر نہائین (۵۱) رانون کی گولائی (۵۲) پنڈلیون کی کروٹین خاص کمر دامن (۵۳) گندھے ہوئے بال کھولکر جڑ سے نوک تک دھونا (۵۴) مونچھون کے نیچے کی کھال اگرچہ گھنی ہون (۵۵) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۵۶) ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحین کہ بے جدا کیے نہ دُھلین گی (۵۷) انثیین کی سطح زیرین جوڑ تک (۵۸) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۵۹) جسکا ختنہ نہ ہوا ہو بہت علما کے نزدیک اوسپر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھولکر دھوئے (۶۰) اس قول پر اوس کھال کے اندر بھی پانی پہنچانا فرض ہوگا بے چڑھائے اوسمین پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند ہو جائیگی خاص نسان (۶۱) گندھی چوٹی مین ہر بال کی جڑ تر کرنی چوٹی کھولنی ضرور نہین مگر جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑین تر نہ ہونگی (۶۲) ڈھلکی ہوئی پستان اوٹھاکر دھونی (۶۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۶۴ تا ۶۷) فرج خارج کے چارون لبون کی جبین جڑ تک (۶۸) گوشت پارۂ بالا کا ہر پرت کہ کھولے سے کھل سکیگا (۶۹) گوشت پارۂ زیرین کی سطح زیرین (۷۰) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرج خارج کے ہر گوشے پرزے کنج کا خیال لازم ہے ہان فرج داخل کے اندر اونگلی ڈالکر دھونا واجب نہین بہتر ہے درمختار مین ہے یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلاحرج مرۃ کاذن وسرۃ وشارب وحاجب ای بشرۃ

وشعراوان كثف بالاجماع كما فی المنیۃ) ولحیۃ وشعر رأس ولو متلبدا وفرج خارج لانہ کالفم لاداخل ولاتدخل اصبعہا فی قبلہا بہ یفتی (ای لایجب ذلك كما فی الشرنبلالیۃ وفی التتارخانیۃ عن محمد انہ ان لم تدخل الاصبع فلیس بتنظیف) لاداخل قلفۃ بل یندب ھو الاصح قالہ الکمال وعللہ بالحرج وفی المسعودی ان امکن فسخ القلفۃ بلا مشقۃ یجب والا فلا وکفی بل اصل ضفیرتہا للحرج اما المنقوض فیفرض غسل کلہ ولولم یبتل اصلہا یجب نقضہا ھو الاصح لایکفی بل ضفیرتہ فینقضہا وجوبا ولو علویا او ترکیا لامکان حلقہ (ھو الصحیح اھ ملخصا مزیدا من الشامی اوسی میں ہے مزادابہ تحریك القرط ان علم وصول الماء والا فرض اوسی میں ہے لو خاتمہ ضیقا نزعہ او حرکہ وجوبا کالقرط ولولم یکن بثقب اذنہ قرط فدخل الماء فی الثقب عند مرورہ علی اذنہ اجزأہ کسرۃ واذن دخلہا الماء والا یدخل ادخالہ ولو باصبعہ ولایتکلف بخشب ونحوہ والمعتبر غلبۃ ظنہ بالوصول

اقول ای فی غیر الموسوس وغیرہا من لایبالی فالاول ینزل الیقین الی محض الشك والثانی یرفع الشك الی عین الیقین کما ھو معلوم مشاھد واللہ المستعان **بالجملہ** تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر رونگٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا مگر مواضع حرج معاف ہیں مثلاً (۱) آنکھوں کے ڈھیلے (۲) عورت کے گندھے ہوئے بال (۳) ناك كان کے زیوروں کے وہ سوراخ جو بند ہوگئے (۴) نامختون کا حشفہ جبکہ کھال چڑھانے میں تکلیف ہو (۵) اس حالت میں اوس کھال کی اندرونی سطح جہاں تك پانی بے کھولے نہ پہنچے اور کھولنے میں مشقت ہو (۶) مکھی یا مچھر کی بیٹ جو بدن پر ہو اوسکے نیچے (۷) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کا جرم لگا رہ گیا (۸) دانتوں کا جما ہوا چونا (۹) مسی کی ریخیں (۱۰) بدن کا میل (۱۱) ناخنوں میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی (۱۲) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو اگرچہ مرد کا (۱۳) پلك یا کوئے میں سرمہ کا جرم (۱۴) کاتب کے انگوٹھے پر روشنائی۔ ان دونوں کا ذکر رسالہ **الجود الحلو** میں گزرا (۱۵) رنگریز کے ناخن پر رنگ کا جرم (۱۶) نان بائی یا پکانے والی عورت کے ناخن میں آٹا علی خلاف فیہ (۱۷) کھانے کے ریزے کہ دانت کی جڑ یا جوف میں رہ گئے کما مر انفا عن الخلاصۃ **اقول** یوہیں پان کے ریزے یا چھالیا کے دانے کہ سخت ہیں کما مر ایضا **اقول** وتبعلیل المسألۃ بالحرج لعموم البلوی یندفع مامر من الایراد (۱۸) **اقول** ہلتا ہوا دانت اگر تار سے جکڑا ہو معافی ہونی چاہیے اگرچہ پانی تار کے نیچے نہ بہے کہ بار بار کھولنا ضرر دیگا نہ اس سے ہر وقت بندش ہو سکے گی (۱۹) یوہیں اگر اوکھڑا ہوا دانت کسی مسالے مثلاً برادۂ آہن ومقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے جمے ہوئے چونے کی مثل اسکی بھی معافی چاہیے **اقول** لانہ ابتفاق مباح وفی الازالۃ حرج درمختار میں ہے لا یشد سنہ المتحرك بذھب بل بفضۃ ردالمحتار میں ہے قال الکرخی سقطت ثنیۃ رجل فان اباحنیفۃ یکرہ ان یعید ھا ویقول ھی کسن میتۃ ولکن

ف۲: ارتیاب مواضع جن میں پانی بہنے کے باوجود معاف ہے

ف۳: حرج معاف ہیں

مسئلہ ۳: ہلتا ہوا دانت سونے چاندی کے تار سے باندھنا یا مسالے سے جمانا جائز ہے اور اسوقت غسل میں اوس تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ بہنا معاف ہونا چاہیے

https://www.facebook.com/darahlesunnat

یاخذ سن شاة ذکیة یشد مکانها وخالفه ابو یوسف فقال لاباس به اھ اتقانی زاد فی التاترخانیة قال بشر قال ابو یوسف سألت اباحنیفة عن ذلک فی مجلس اخر فلم یر باعادتها باسا اھ ۱ **اقول** مبنی القول الاول ان السن عصب فیحله الموت والصحیح انه عظم فلا ینجس ولو من میتة وقد نص فی البدائع والکافی والبحر والدر وغیرها ان سن الانسان طاھرة علی ظاھر المذھب وھو الصحیح وان ما فی الذخیرة وغیرھا من انها نجسة ضعیف اھ فارتفع الاشکال کیف لا وقد رجع عنه الامام ہاں اگر کمانی چڑھی ہو جسکے اوتارے چڑھانے میں حرج نہیں اور پانی بہنے کو روکے گی تو اوتارنا لازم ہے (۲۰) پٹی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے (۲۱) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اوس پر پانی بہنے سے ضرر ہوگا والمسائل مشھورة وفی فتاوٰنا مذکورة غرض مدار حرج پر ہے اور حرج بنص قرآن مدفوع اور یہ امت دنیا و آخرت میں مرحومہ والحمد للہ رب العٰلمین در مختار میں ہے لایجب غسل ما فیه حرج کعین وان اکتحل بکحل نجس وثقب انضم وداخل قلفة وشعر المرأة المضفور ولا یمنع الطهارة خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته (لان الاحتراز عنه غیر ممکن حلیه) وحناء ولو جرمه به یفتی ودرن وتراب وطین ولو فی ظفر مطلقا قرویا او مدنیا فی الاصح وما علی ظفر صباغ اھ ملخصا ردالمحتار میں ہے یؤخذ من مسألة الضفیرة انه لایجب غسل عقد الشعر المنعقد بنفسه لان الاحتراز عنه غیر ممکن ولو من شعر الرجل ولم ار من نبه علیه من علمائنا تامل اوسی میں ہے فی النهر لو فی اظفاره عجین فالفتوی انه مغتفر ۲ **اقول** وباللہ التوفیق حرج کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر دوم مشقت ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اوسکی نگہداشت اوسکی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا اولجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال قسم اول و دوم کی معافی تو ظاہر اور قسم سوم میں بعد اطلاع ازالہ مانع ضرور ہے مثلاً جہاں مذکورہ صورتوں میں مہندی سرمہ آٹا روشنائی رنگ بیٹ وغیرہ میں سے کوئی چیز جمی ہوئی دیکھ پائی تو اب یہ نہ ہو کہ اوسے یونہیں رہنے دے اور پانی اوپر سے بہا دے بلکہ چھڑالے کہ آخر ازالہ میں تو کوئی حرج تھا ہی نہیں تعاہد میں تھا بعد اطلاع اوسکی حاجت نہ رہی ومن المعلوم ان ما کان لضرورة تقدر بقدرها ھذا ما ظهر لی والعلم بالحق عند ربی واللہ سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین۔

مسئلہ ۱۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کو زکام ہوا اور بسبب اوسکے درد سر ہے اسی حالت میں اوس کو حاجت غسل ہوئی اوس نے اس خیال سے کہ اگر میں سر سے نہاؤنگا تو مرض میں ترقی ہو کر اور عوارض مثل بخار وغیرہ کے پیدا ہو جائیں گے اور زید کو ترقی مرض کا پورا یقین اور تجربہ ہے اس سبب سے اوس نے سر کو چھوڑ کر باقی جسم سے نہالیا اور تمام سر کا خوب مسح کرلیا تو غسل اوس کا صحیح اور نماز اوسکی یا جس نے اوس کے پیچھے پڑھی درست ہوگی یا نہیں یا ایسی حالت میں اوس کو تیمم کا حکم تھا بینوا توجروا۔

ف ۱: مسئلہ
ف ۲: مصنف کی تحقیق